سوال

مہر معاف کرنا (17)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ف سے اظہار نہ کیا آخر وہ جب بیمار ہوئی تو حالت بیماری میں چند گواہوں کے روبرو اپنے واقعہ سابقہ کا ذکر کرکے تحریر لکھوادیا کہ میں بحالت صحت مہر معاف کرچکی ہوں۔ کیا اس صورت میں مسماۃ مذکور کا یہ کہنا اور معاف کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور واضح رہے کہ مسماۃ مذکور کے ورثاء نسبی ہیں اور ایک لڑکی نابالغ اور ایک خاوند مذکور۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، اَما بعد!

رست ہے اور بحالت مرض اس کا یہ اقرار کرنا کہ میں بحالت صحت معاف کرچکی ہوں بھی جائز و درست ہے۔ سورۃ نساء

ن طِبْنَ لَكُمْ عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا

ماصر الشعبی ج2 ص المرأۃ عند موتها ان زوجی قضانی وقضیت منه جائز' وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث" انتہی

ن الوصیۃ والدین' لانہم اتفقوا علی انہ لو اوصی فی صحتہ لوارثہ بوصیۃ واقرلہ بدین ثم ارجع ان رجوعہ عن الاقرار لایصح' بخلاف الوصیۃ فیصح رجوعہ عنہا' واتفقوا علی ان المریض اذا اقر لوارث صح اقرارہ مع انہ یتضمن لہ بالمال وبان مدار الاحکام علی الظاہر' فلایترک اقرارہ للظن المحتمل فان امرہ فیہ الی اللہ تعالیٰ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص144

محدث فتویٰ